خیبر پختونخوا دوکانات اور اداروں کا قانون ۲۰۱۵ء.

خیبر پختونخوا قانون نمبر. XX، ۲۰۱۵ء

ایک قانون.

دفعات.

فہرست.

دیباچہ.

۱. مختصر عنوان، حد آغاز اور اطلاق.

۲. تعاریف.

۳. دن کے وقت کو حوالہ.

۴. استثنیٰ دینے کا اختیار.

۵. اس قانون کا اطلاق بعض اداروں اور اشخاص پر نہیں ہوگا.

۶. ادارے میں ہفتہ وار تعطیل.

۷. ادارے کے اوقات و آغاز اختتام.

۸. روزانہ، ہفتہ وار اوقات اور اضافی اوقات.

۹. اضافی وقت میں کام کرنے کی تنخواہ.

۱۰. اوقات کار کا دورانیہ.

۱۱. وقت اور شرائط ادائیگی اجرت.

۱۲. تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر سے پیدا ہونے والے
مطالبات اور بدنیت یا آزاردہ مطالبات کی سزا.

۱۳. اپیل.

۱۴. قدغن در مقدمات.

۱۵. سالانہ چھٹی.

۱۶. رخصت اتفاقیہ اور طبی رخصت.

۱۷. تہواروں کی چھٹیاں.

۱۸. رخصت یا چھٹی کے دروان تنخواہیں.

۱۹. دفعات ۱۵، ۱۶، اور ۱۸ کا اطلاق بعض اداروں پر نہیں ہوگا.

۲۰. اختتام ملازمت.

۲۱. بچوں کی ملازمت پر ممانعت.

۲۲. معاہدہ.

۲۳. مشینری کا تحفظ.

۲۴. ریکارڈ اور رجسٹر محفوظ کرنا.

۲۵. ادارے کا اندراج اور اندراج کی فیس.

۲۶. چیف انسپکٹر، ڈپٹی چیف انسپکٹر اور انسپکٹرز کی تعیناتی.

۲۷. انسپکٹر کے اختیارات.

۲۸. جرمانے.

۲۹. طریقہ کار.

۳۰. انسپکٹر کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کی سزا.

۳۱. مقدمہ کا عرصہ تحدید.

۳۲. نقصان یا سزا کی حفاظت.

۳۳. تفویض اختیارات.

۳۴. قواعد بنانے کا اختیار.

۳۵. بعض حقوق اور مراعات کی حفاظت.

۳۶. امتیازیت کے خلاف حفاظت اور خواتین مزدوروں کی نسبت خصوصی اقدامات.

۳۷. رکاوٹیں دور کرنا.

۳۸. تنسیخ اور حفاظت.

جدول.(فارم الف، فارم ب، فارم ج)

خیبر پختونخوا دوکانات اور اداروں کا قانون ۲۰۱۵ء۔

خیبر پختونخوا قانون نمبر ۔XX، ۲۰۱۵ء

ایک قانون۔

جو خیبر پختونخوا میں کام کے اوقات اور حالات اور دکانوں، تجارتی اداروں، صنعتی اداروں اور دیگر اداروں میں تعینات افراد کے روزگار اور ان سے منسلک امور سے متعلق قانون فراہم کرے۔

دیباچہ:۔۔ ہرگاہ کہ خیبر پختونخوا میں کام کے اوقات اور حالات اور دکانوں، تجارتی اداروں، صنعتی اداروں اور دیگر اداروں میں تعینات افراد کے روزگار اور ان کے معاون امور سے متعلق قانون بنانا ضروری ہے؛۔

اسے حسب ذیل وضع کیا جاتا ہے:

۱۔ **مختصر عنوان، حد، آغاز اور اطلاق:۔۔** (۱) یہ قانون خیبر پختونخوا دکانات اور اداروں کا قانون ۲۰۱۵ء کہلائے گا۔

(۲) اس کی توسیع پورے صوبہ خیبر پختونخوا تک ہے۔

(۳) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

(۴) حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ کسی دوسرے علاقہ یا محکمہ میں اس قانون یا اس کے کسی شق کی کاروائی کی توسیع کرے گی یا کسی علاقہ یا ادارہ میں اس قانون کی کاروائی سے منہا کرے گی۔

۲۔ **تعریفیں:۔۔۔** (۱) اس قانون میں جب تک سیاق و سباق میں کچھ متضاد نہ ہو؛۔

(۱) ''نوعمر'' یا ''نوجوان شخص'' سے مراد وہ شخص ہے جس کے عمر کے چودہ سال پورے ہو چکے ہوں لیکن اٹھارہ سال پورے نہیں ہوئے ہوں۔

(۲) ''بالغ'' سے مراد وہ شخص ہے جس کی عمر اٹھارہ سال ہوگئی ہو۔

(۳) ''مبتدی'' سے مراد وہ شخص ہے جسے کسی کاروبار، ہنرمندی یا کسی محکمہ میں کام سیکھنے کے لئے کام پر رکھا گیا ہو خواہ تنخواہ پہ ہو یا نہ۔

(۴) ''مقتدر'' سے مراد وہ مقتدر ہے جس خیبر پختونخوا تنخواہ کی ادائیگی کا قانون ۲۰۱۳ء (نمبر ۹ ۲۰۱۳ء) کے تحت تعینات کیا گیا ہو۔

(۵) ''بچے'' سے مراد وہ شخص ہے جس کی عمر کے چودہ سال پورے نہیں ہوئے ہوں۔

(۶) ''بند شدہ'' سے مراد کسی بھی صارف کے خدمات یا محکمہ سے منسلک کسی بھی کاروبار کے لئے کھلا نہ ہونا ہے۔

(۷) ''تجارتی ادارہ'' سے مراد وہ ادارہ ہے جو کسی بھی کاروبار، تجارت یا پیشہ یا کوئی بھی کام جو کسی بھی کاروبار، تجارت یا پیشے سے منسلک، ذیلی یا معاون ہو؛ جس میں شامل ہیں؛

(۱) سوسائیٹی جس کا اندراج سوسائیٹی کے اندراج کا قانون ۱۸۶۰ء (۱۸۶۰ء کا ۲۱) کے تحت ہوا ہو، اور خیراتی یا دوسرا فلاحی ادارہ خواہ اندراج کردہ ہو یا نہ ہو جو کوئی کاروبار، تجارت یا پیشہ یا اس سے منسلک یا ذیلی یا معاون کوئی بھی دوسرا کام کرتا ہو۔

(۲) ادارہ جہاں اشتہار بنانے، کمیشن، آگے بھیجنے یا تجارتی ایجنسی کا کاروبار ہوتا ہو۔

(۳) ایک کارخانے، صنعتی یا تجارتی ادارے کا منشیانہ محکمہ۔

(۴) ایک بیمہ کمپنی، مشترکہ سرمایہ حصص کمپنی، بینک، دلال کے دفاتر یا ایکسچینج اور وکلاء، انکم ٹیکس کے پیشہ ور افراد، اندراج کردہ محاسب، ٹھیکداران اور انجینئرز کے دفاتر۔

(۵) نجی تعلیمی ادارے، نجی ادارہ صحت، نجی کلینیکل لیبارٹیاں، ادارہ زچگی، رہائشی ہاسٹل، ریسٹورنٹس، کھانے کے دکان، کیفے، سینما، تھیٹر، سرکس، نیٹ کیفے، سکیورٹی اور چوکیداری کے خدمات فراہم کرنے والی ایجنسیاں یا عوامی شغل یا تفریح کی دوسری جگہیں۔

(۶) دوسرے ایسے تجارتی ادارے جسے حکومت اس قانون کی مقصد کے لئے سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ بطور تجارتی ادارہ اعلان کرے۔

لیکن اس میں وہ دکان شامل نہیں ہوں گے جسے مالک خود یا خاندان کے کسی فرد کے ذریعے اور بغیر ملازم کے چلاتا ہو۔

(۸) ''دن'' سے مراد آدھی رات سے شروع ہونے والا چوبیس گھنٹوں کا دورانیہ ہے بشرطیکہ اس ملازم کی صورت میں جس کے کام کا دورانیہ آدھی رات سے بڑھ جائے آدھی رات سے قطع نظر، دن سے مراد وہ چوبیس گھنٹوں کا دورانیہ ہے جب اس کی ملازمت شروع ہو۔

(۹) ''ملازم'' سے مراد وہ شخص ہے جسے بلاواسطہ یا دوسری طرح سے مالک یا قابض کے لئے ادارے کے لئے تعینات کیا گیا ہو، اگر چہ وہ اپنی مشقت کے لئے کوئی صلہ یا تنخواہ وصول نہ کرتا ہو لیکن اس میں مالک کے خاندان کا کوئی فرد شامل نہ ہوگا۔

(۱۰) ''مالک'' سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ادارے کے کاروبار کا مالک ہو یا اس کو کنٹرول کرتا ہو اور اس میں ادارے کے کنٹرول اور عام دیکھ بھال کے لئے ایجنٹ یا منیجر یا ایسے شخص کی جگہ کام کرنے والا دوسرا شخص شامل ہے۔

(۱۱) ''مالک کے خاندان'' سے مراد مالک کا شوہر یا بیوی میں سے جو بھی صورت ہو، بیٹے، بیٹیاں، باپ، ماں، بھائی، بہنیں ہیں جو اس کے ساتھ رہتے ہوں اور اس پہ منحصر ہوں۔

(۱۲) ''ادارے'' سے مراد دکان، تجارتی ادارہ یا صنعتی ادارہ اور ایسا ادارہ یا اس کا کوئی درجہ ہے جس کا حکومت اس قانون کے مقصد کے لئے سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ بطور ادارہ اعلان کرے۔

(۱۳) ''کارخانے'' سے مراد کوئی بھی احاطہ بشمول اس کا کوئی شعبہ جس میں دس یا دس سے زیادہ مزدور کام کر رہے ہوں یا جو پچھلے بارہ ماہ کے کسی بھی دن کام کر رہے تھے، یا جس کے کسی بھی حصے میں تیاری کا عمل انجام پا رہا ہو یا عام طور پر بجلی کی مدد سے یا اس کے بغیر کیا جاتا ہو لیکن قانونِ کان کنی سے مشروط اس میں کان شامل نہیں ہوگا۔

(۱۴) ''فارم'' سے مراد جدول میں مختص شدہ فارم ہے۔

(۱۵) ''حکومت'' سے مراد حکومت خیبر پختونخوا ہے۔

(۱۶) ادارے سے متعلق ''کام کے دورانیہ'' یا ''کام کرنے کا دورانیہ'' سے مراد آرام اور کھانے کے وقفے کے علاوہ وہ دورانیہ ہے جس میں ملازم ادارے میں مالک کے رحم و کرم پہ ہوتا ہے۔

(۱۷) ''صنعتی ادارے'' سے مراد مستری کا نہ یا دوسرا ادارہ ہے جہاں بناوٹ، تبدیلی، مرمت، مزیبائش، تکمیل یا بنڈل بنانے یا شے یا چیز کو استعمال کرنے کے لئے دوسری طرح سے سنبھالنے، بچھنے، ترسیل، حوالگی یا ضائع کرنے کا کام ہوتا ہو، یا جہاں صارف کو ایسے دوسرے خدمات مہیا کئے جاتے ہوں اور اس میں ادارے کا ایسا درجہ یا درجے شامل ہیں جن کا حکومت اس قانون کے مقصد کے لئے سرکاری جریدے میں بذریعہ اعلامیہ بطور صنعتی ادارہ اعلان کرے، لیکن اس میں کارخانہ شامل نہ ہوگا۔

(۱۸) ''عدالتِ مزدوراں'' سے مراد خیبر پختونخوا صنعتی معاملات کے قانون ۲۰۱۰ء (۲۰۱۰ء کا قانون نمبر ۱۶) کے تحت قائم کردہ عدالتِ مزدوراں ہے۔

(۱۹) "مستقل ملازم" سے مراد وہ ملازم ہے جسے مستقل نوعیت کے کام پہ رکھا گیا ہو اور وہ کام نو مہینے سے زیادہ تک چلنے والا ہو اور اس میں وہ ملازم بھی شامل ہے جس نے اسی ادارے میں ایک یا مختلف کاموں میں مسلسل چھ مہینے کام کیا ہو جس میں چھٹی بوجہ بیماری، نا گہانی چھٹی، غیر قانونی تالہ بندی ہڑتال، قانونی ہڑتال یا غیر ارادی بندش ادارہ شامل ہوں گے، اور اس نے تین مہینے کا آزمائشی دورانیہ تسلی بخش طریقے سے پورا کیا ہو۔

(۲۰) "مرتب کردہ" سے مراد اس قانون کے بنائے گئے قواعد کے تحت مرتب کردہ ہے۔

(۲۱) "صوبہ" سے مراد صوبہ خیبر پختونخوا ہے۔

(۲۲) "رہائشی ہوٹل" اور "ہوٹل" سے مراد ایسا احاطہ ہے جہاں مسافر یا عوام کے کسی بھی رکن کو یا عوام کے کسی درجے جس میں کلب بھی شامل ہے کو پیسوں کی ادائیگی پر رہنے کے لئے رہائش اور کھانا دینے کا مخلص کاروبار ہوتا ہو۔

(۲۳) "طعام خانہ" اور "کھانے کی جگہ" سے مراد ایسا احاطہ ہے جہاں عوام یا عوام کے کسی درجے کو استعمال کے لئے کھانا یا تفریح فراہم کی جاتی ہو۔

(۲۴) "پرچون پر تجارت" میں نائی یا بال بنانے والے، خوراک تفریح یا نشہ آور مشروبات بیچنے والے اور نیلام پر فروخت کرنے کا کاروبار شامل ہیں۔

(۲۵) "دکان" سے مراد ایسا احاطہ ہے جو مکمل یا جزوی طور پر اشیاء خوردونوش یا اشیاء کی تھوک پر یا پرچون پر یا تو نقد یا ادھار پر فروخت کرنے کے لئے استعمال ہو، یا جہاں گاہکوں کو خدمات فراہم کی جاتی ہیں، جس میں دفتر، مال خانہ، گودام، مال گھر یا کام کرنے کی جگہ شامل ہیں خواہ اسی احاطے میں ہوں یا دوسری جو بنیادی طور پر ایسے تجارت یا کاروبار کے سلسلے میں استعمال ہوتا ہو۔

(۲۶) "عارضی ملازم" سے مراد ایسا ملازم ہے جسے اس نوعیت کے کام پہ رکھا گیا ہو جو نو مہینے سے کم عرصے میں ضرور ختم ہوتا ہو۔

(۲۷) "اجرت" سے مراد وہ تمام نقد معاوضے جس میں بنیادی تنخواہیں شامل ہے اور دوسرے تمام قانونی اور غیر قانونی وظائف جو اگر ملازمت کے شرائط، واضح یا غیر واضح ہوں پورے کئے جائیں ملازم کو ملازمت یا ایسی ملازمت میں کئے گئے کام کے سلسلے میں واجب الادا ہوں گے، لیکن اس میں درج ذیل شامل نہیں ہوں گے؛

(۱) ایسے شخص کی نسبت مالک کا بیمہ کی کسی سکیم یا پنشن فنڈ یا پروونٹ فنڈ میں اداشدہ حصہ رسدی۔

(۲) کوئی سفری وظیفہ یا کسی سفری رعایت کی قیمت۔

(۳) اپنی ملازمت کی نسبت اٹھائے گئے اخراجات چکانے کے لئے ایسے شخص کو ادا کردہ رقم۔

(۴) بطور سالانہ انعام اداشدہ رقم۔

(۵) برطرفی پر واجب الادا عنایت ؛اور

(۲۸) ''ہفتہ'' سے مراد سات دنوں کا دورانیہ ہے جو اتوار کی رات آدھی رات سے یا ایسی دوسری رات جو مخصوص علاقے یا ادارے یا اداروں کے گروہ کے لئے حکومت کا تحریری طور پر منظور کردہ ہو۔

(۲) اس قانون میں استعمال شدہ الفاظ جن کی تعریف یہاں نہ کی گئی ہو، ان کا معنی وہی ہوگا جو متعلقہ قوانینِ مزدوراں میں ان کو دیا گیا ہو۔

۳۔ **دن کے وقت کو حوالہ**۔۔۔اس قانون میں دن کے حوالے پاکستان کے معیاری وقت کے حوالے ہیں۔

۴۔ **استثنیٰ دینے کا اختیار**۔۔۔حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ کسی ادارے یا اس کے کسی درجے یا کسی مالک یا ملازم یا مالکان یا ملازمین کے کسی بھی درجے کو اس قانون یا اس کے کسی دفعہ کی عملدرآمد سے ایسے شرائط کیساتھ مستثنیٰ کرسکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے۔

۵۔ **اس قانون کا اطلاق بعض اداروں اور اشخاص پر نہیں ہوگا**۔۔۔(۱) اس قانون کا اطلاق درج ذیل پر نہیں ہوگا؛

(۱) وفاقی یا صوبائی حکومت کے دفاتر یا ان کے زیر اثر دفاتر۔

(۲) پاکستان ریلوے بورڈ کے دفاتر یا ان کے زیر اثر دفاتر بشمول ریلوے سٹیشنز۔

(۳) مقامی مقتدرہ، ٹرسٹ، کارپوریشن یا دوسری عوامی دستوری ادارے کے یا اس کے زیر اثر دفاتر جو منافع یا فائدے کے لئے نہ چلائے جاتے ہوں یا جو دوران کاروبار منافع یا فائدہ نہ بنائے۔

(۴) عوامی نمائش یا پروگرام میں دکانیں یا دکانچے جہاں دکانیں یا دکانچے پرچون کے تجارت پر کام کریں جو پوری طرح نمائش یا پروگرام کے مقصد کے لئے معاون یا ذیلی ہوں۔

(۵) عوامی میلے یا بازار میں مذہبی یا خیراتی مقصد کے لئے منعقد کردہ دکانیں یا دکانچے۔

(۶) کلب، ہوٹلیں یا کھانے کے دستر خوان جو نفع یا فائدے کے لئے نہ ہوں، اور

(۷) جہاں تک اشیاء خورد نوش کی فروخت کا تعلق ہے ریلوے سٹیشنوں، رخانی جہاز، کشتیوں کے اڈے، ریواس، ساحلی چبوترے اور ہوائی اڈوں پر اور ریل گاڑیوں اور رکانی جہازوں پر دکانیں اور تفریحی کمریں۔

۲۔ دفعہ ۷ میں کسی بھی شق کا اطلاق ذیل پر نہ ہوگا۔

(۱) کلب، ہوٹلیں یا کھانے کے دستر خواں جہاں تک گاہک کی خدمت اور تیمارداری کا تعلق ہے جو نفع یا فائدے کے لئے رکھے گئے ہوں۔

(۲) دوائیوں، جراحی آلات، مرہم پٹیوں یا دوسری طبی ضروریات کا کاروبار کرنے والی دکانیں جہاں تک ان چیزوں کی فروخت کا تعلق ہے۔

(۳) سبزیوں، مچھلی کا گوشت، دودھ کے اشیاء، روٹی، پیسٹریوں میٹھے گوشت اور پھولوں کا کاروبار کرنے والی دکانیں جہاں تک ان چیزوں کی فروخت کا تعلق ہے۔

(۴) میتوں، تدفین اور احتراق نعش کے لئے درکار اشیاء کا کاروبار کرنے والی کانیں جہاں تک ان کی فروخت کا تعلق ہے۔

(۵) تمباکو، سگار، سگریٹ، نسوار، بیری، پان مائع تازہ دلی اشیاء جو حدود کے اندر استعمال کے لئے پرچون پر بیچی جاتی ہیں، برف، اخبار یا رسالے جہاں تک ان چیزوں کی فروخت کا تعلق ہے۔

(۶) آٹو سروس سٹیشن (جو مرمتی دکانیں نہ ہوں) پرچون پر پیٹرول فروخت کرنے والے پیٹرول پمپ اور سی۔این۔جی اسٹیشن۔

(۷) گاہک کی خدمت کے لئے نائی یا بال بنانے والے کی دکانیں۔

(۸) سینما، تھیٹر اور عوام کی تفریح کے لئے دوسری جگہیں۔

۳۔ ذیلی دفعہ (۲) میں کچھ موجود ہونے کے باوجود حکومت عام یا خاص حکم کے ذریعہ اس میں موجود تمام اداروں یا ان کے بعض درجوں کے لئے اوقات آغاز اور اوقات اختتام مقرر کرے گی۔

۴۔ ذیلی دفعات (۱)، (۲) میں کچھ ہونے کے باوجود حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ ہدایت دے گی کہ اس میں مختص ادارے یا افراد اس قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ نہیں ہوں گے اور اعلامیہ میں مختص ادارے یا افراد پر یہ قانون لاگو ہوگا۔

۶۔ ادارے میں ہفتہ وار تعطیل۔۔۔

(۱) کسی بھی ادارے میں کام پر لگائے گئے شخص کو اس قانون کے دفعات ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ کے تحت قابل قبول چھٹیوں اور تعطیل کے علاوہ ہفتہ میں ایک دن کی تعطیل کی اجازت ہوگی۔

(۲) کسی بھی ادارے کے ملازم سے ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جائز چھٹی کے بنا پر تنخواہ سے کٹوتی نہیں کی جائے گی۔

(۳) اگر کسی ملازم کو روزانہ اجرت پر کام پر رکھا گیا ہو تو اسے تعطیل کے دن کے لئے بھی تنخواہ دی جائے گی اور اگر کسی ملازم کو اجرت پر کام پر رکھا گیا ہو تو اسے تعطیل کے دن کے لئے اس ہفتہ میں کئے گئے کام کی اوسط تنخواہ دی جائے گی۔

۷۔ ادارے کے اوقات و آغاز و اختتام۔۔۔

(۱) کوئی بھی ادارہ کسی بھی دن، رات نو بجے کے بعد کھلا نہیں رہے گا،

بشرطیکہ کوئی گاہک کسی ادارے میں ایسے اوقات میں انتظار کر رہا ہو کہ اس کی خدمت کی جائے تو اس وقت کے تیس منٹ کے اندر اندر اس کی خدمت کی جائے گی۔

بشرطیکہ حکومت سرکاری جریدہ سے بزریعہ اعلامیہ دوسرا وقت بھی مقرر کر سکتی ہے جس کے بعد ادارہ یا اس کا کوئی درجہ کھلا نہیں رہے گا۔

(۲) ہر مالک ادارے میں نمایاں جگہ پر ایک بورڈ آویزاں کرے گا جس پر وقت بتایا گیا ہو جس دوران ادارہ کھلا رہے گا۔

(۳) کسی بھی ملازم کو بالغ شخص کی صورت میں چھ گھنٹے اور نوجوان شخص کو تین گھنٹے مسلسل کام کرنے کی اجازت نہ ہوگی جب تک اسے آرام اور کھانے کے لئے ایک گھنٹے کا وقفہ نہ دیا گیا ہو۔

(۴) ماسوائے حکومت کے اجازت کے، کسی بھی عورت یا نوجوان کو صبح آٹھ بجے سے شام سات بجے کے علاوہ کام پر نہیں رکھا جائے گا۔

۸۔ روزانہ، ہفتہ وار اوقات اور اضافی اوقات۔۔۔

ماسوائے اس کے جو اس قانون میں واضح طور پر دیا گیا ہو کسی بھی بالغ ملازم کو ادارے میں روزانہ آٹھ گھنٹے اور ہفتہ وار اڑتالیس گھنٹے اور نوجوان شخص کو روزانہ سات گھنٹے اور ہفتہ وار بیالیس گھنٹے سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت اور اجازت نہ ہوگی۔

بشرطیکہ کسی بھی دن یا ہفتہ میں جس مین ذخیرہ لیا جاتا ہو، آمد و خرچ کا حساب، انتظام یا دوسرا کاروباری عمل کیا جاتا ہو یا دوسرے ایسے متعین وقت میں ادارے کے بالغ ملازم کو روزانہ آٹھ گھنٹے اور ہفتہ وار اڑتالیس گھنٹوں سے اضافی کام کرنے کی ضرورت اور اجازت ہو گی لیکن ایسے میں بالغ ملازم کے کام کرنے کے اوقات ہفتہ میں چوبیس گھنٹے سے زیادہ نہ ہو۔

۹۔ اضافی وقت میں کام کرنے کی تنخواہ۔۔۔

جب کسی ملازم سے دفعہ ۸ میں دیئے گئے شرائط کے مطابق اضافی اوقات میں کام کروانا ہو تو ایسے اوقات میں ملازم کو دیئے جانے والی تنخواہ عام وقت میں قابل ادا تنخواہ سے دگنی حساب کی جائے گی۔

۱۰۔ اوقات کار کا دورانیہ۔۔۔

بالغ اور نوجوان شخص کے کام کے دورانیے کا بندوبست اس طرح کیا جائے گا کہ بشمول وقفہ برائے آرام و طعام مندرجہ دفعہ ۷ بالغ شخص کی صورت میں ۱۲ گھنٹوں سے زیادہ وقت پر مشتمل نہ ہو گا۔

۱۱۔ وقت اور شرائط ادائیگی اجرت۔۔۔

(۱) ادارے کا مالک، ایجنٹ یا منیجر ملازم کو دی جانے والی تنخواہ کا دورانیہ مقرر کرے گا اور وہ اس قانون کے تحت کام پر رکھے گئے ملازم کو دیئے جانے والے تمام ادائیگیوں کا ذمہ دار ہو گا۔

(۲) مقرر شدہ دورانیہ اجرت ایک مہینے سے زیادہ نہ ہو گا۔

(۳) ادارے میں ملازم کی تنخواہ کام کرنے کے دن تنخواہ کی ادائیگی کے آخری دن کے سات دن کے ختم ہونے سے پہلے ادا کی جائے گی۔

(۴) تمام تنخواہیں قانونی رسید پر ادا کی جائے گی۔

(۵) اگر کسی ملازم کی ملازمت مالک یا اس کی ایماء پر ختم کر دی جائے تو اس شخص کی کمائی ہوئی تنخواہ یا دوسرے بقایا جات اس کی ملازمت ختم ہونے سے کام کرنے کے دوسرے دن ختم ہونے سے پہلے واجب الادا ہو گی۔

۱۲۔ تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر سے پیدا ہونے والے مطالبات اور بدنیت یا آزاردہ مطالبات کی سزا۔۔۔

(۱) کام پر رکھے گئے کسی بھی شخص کی تنخواہ سے خلاف قانون کٹوتی کی گئی ہو یا تنخواہ یا کسی بھی قانون کے تحت واجب الادا مال اندیش یا وظیفہ کی ادائیگی میں تاخیر کی گئی ہو، ایسا شخص خود یا اس کے تحریری سند کے ساتھ وکیل یا کسی بھی اندراج شدہ انجمن پیشہ وران کا اہلکار جو اس کی جانب سے کرے یا اس قانون کے تحت کوئی انسپکٹر، یا فوت شدہ ملازم کا کوئی وارث، یا خیبر پختونخواہ تنخواہوں کی ادائیگی کا قانون ۲۰۱۳ء کے تحت تعینات شدہ مقتدر کی اجازت سے کام کرنے والا کوئی بھی شخص اس مقتدر کو ہدایت کے لئے درخواست گزار سکتا ہے،

بشرطیکہ ایسی درخواست تنخواہ میں کٹوتی یا تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر (میں سے جو بھی ہو) کے دن سے تین سال کے اندر گزاری جائے گی۔

بشرطیکہ مذکورہ تین سال کے بعد درخواست تب منظور کی جائے گی جب درخواست گزار مقتدر کو مطمئن کرے کہ اس کے پاس اس دورانیئے کے اندر درخواست نہ گزارنے کا معقول جواز تھا۔

(۲) جب ذیلی دفعہ (۱) کے تحت گزارے گئے درخواست پر عمل درآمد کیا جائے تو مقدر درخواست گزار اور مالک یا خیبر پختونخواہ تنخواہوں کی ادائیگی کے قانون ۲۰۱۳ء کے دفعہ (۳) کے تحت تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار کو سنے گی اور اس کو سماعت کا موقع دے گی اور ایسی مزید تحقیق کے بعد اگر کوئی ہو اس قانون کے تحت کسی دوسری سزا کے تعصب کے بغیر جس کا مالک یا دوسرا شخص سزاوار ہوں، کام پر رکھے گئے شخص کو تنخواہ سے کاٹی گئی رقم یا تنخواہ میں تاخیر کی رقم بمعہ ہرجہ جو مقتدر مناسب سمجھے جو کسی بھی صورت کاٹی گئی رقم کے دس گنا سے زیادہ نہ ہوگی اور موخر الذکر صورت میں دس ہزار روپے سے زیادہ نہ ہوگی۔

بشرطیکہ تنخواہ میں تاخیر کی نسبت ہرجہ کی ادائیگی کی کوئی ہدایت نہیں کی جائے گی اگر مقتدر مطمئن ہو کہ تنخواہ میں تاخیر درج ذیل وجہ سے ہوئی ہے؛

(۱) کام پر رکھے گئے شخص کو واجب الادا رقم کی نسبت نیک نیت غلطی یا نیک نیت تنازعہ؛ یا

(۲) ناگہانی صورتحال پیدا ہونے سے، یا غیر معمولی حالات کی موجودگی کی وجہ سے تنخواہ کی ادائیگی کا ذمہ دار شخص فوری ادائیگی سے قاصر ہو؛

(۳) ادائیگی کے لئے درخواست دینے یا رقم وصول کرنے میں ملازم کی ناکامی۔

(۳) درخواست کی سماعت کرنے والا مقتدر اگر اس بات پر مطمئن ہو کہ درخواست بدنیت یا پریشان کرنے کے لئے ہے تو وہ درخواست گزار کو مالک یا تنخواہ کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار شخص کو پانچ سو روپے جرمانہ ادا کرنے کی ہدایت کرے گا۔

(۴) اس دفعہ کے تحت ادا کرنے والی رقم مقتدر بقایا جات مال زمین یا جس شخص نے رقم ادا کرنی ہو اس کی منقولہ جائیداد ضبط یا فروخت کرنے کے رائج طریقہ سے یا اس شخص کی غیر منقولہ جائیداد قرق و فروخت کرنے سے وصول کرے گی۔

(۵) مقتدر کو کلکٹر درجہ اول کے اختیارات حاصل ہوں گے اور وہ اختیار اس قانون کے مقصد کے لئے استعمال کرے گا۔

(۶) مقتدر کو صوبہ کے ڈائریکٹر مزدوراں کے ماقبل منظوری سے بوقت اپیل جمع کردہ رقم سے حاصل کردہ منافع کو مزدوروں کی فلاح یا اس سے منسلک امور میں استعمال کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔

(۷) مقتدر کام پر رکھے گئے شخص کو واجب الادا تنخواہ کی شرح کا بھی تعین کرے گا۔

۱۳۔ اپیل۔۔۔

(۱) دفعہ ۱۲ کے ذیلی دفعہ (۲) یا ذیلی دفعہ (۳) کے تحت کئے گئے ہدایت کے خلاف اپیل اس ہدایت کے کرنے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر اس عدالت مزدوراں میں کی جائے گی جس کے دائرہ اختیار میں بنائے درخواست حاصل ہوا ہو جو اپیل سے متعلق ہو۔

(ا) مالک یا دوسرا شخص جو تنخواہ کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار ہو اگر ہدایت کے مطابق واجب الادا تنخواہ یا خرچہ کی رقم پانچ ہزار روپے سے زیادہ ہو؛

بشرطیکہ یہ ہے کہ اس شق کے تحت کوئی اپیل اس وقت تک دائر نہ ہو گی جب تک اپیل کے ساتھ مقتدر کا تصدیق نامہ لف نہ ہو کہ درخواست گزار نے وہ رقم مقتدر کے ساتھ جمع کر دی ہے جس کے خلاف اپیل ہو رہی ہے۔

(ب) ملازم یا اگر کوئی فوت شدہ ہو تو اس کا کوئی وارث اپیل کرے گا جب ملازم یا غیر ادا شدہ گروپ جس سے وہ تعلق رکھتا ہو، سے روکی گئی تنخواہ کی رقم تین ہزار روپے سے تجاوز نہ کرے۔

(ج) کوئی بھی شخص جس کو دفعہ ۱۲ کے ذیلی دفعہ (۳) کے تحت جرمانہ بھرنے کی ہدایت کی گئی ہو۔

(۲) ماسوائے ذیلی دفعہ (۱) کے دفعہ ۱۲ کے ذیلی دفعہ (۲) اور (۳) میں دیئے گئے ہدایات حتمی ہوں گے۔

۱۴۔ قدغن در مقدمات۔۔۔

کوئی بھی عدالت مقدمہ بابت حصول تنخواہ کی سماعت نہیں کرے گی جب تک رقم متدعویہ دفعہ (۱۲) کے ذیلی دفعہ (۱) تحت دائر کردہ درخواست یا دفعہ (۱۳) کے تحت اپیل کا حصہ ہو جو مقتدر کی زیر تجویز ہو۔

۱۵۔ سالانہ چھٹی۔۔۔

(۱) ہر ملازم کو کسی ادارے میں ایک یا دوسری حیثیت سے مسلسل بارہ ماہ کام کرنے کے بعد پوری تنخواہ کے ساتھ چودہ دن کی چھٹی کی اجازت ہوگی۔

(۲) اگر ملازم ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جائز چھٹیاں یا اس کے کچھ حصے کو بارہ مہینوں میں حاصل نہ کرے؛

(ا) جو چھٹیاں اس نے حاصل نہ کی ہو وہ آنے والے بارہ مہینوں میں جائز چھٹیوں کے ساتھ جمع کردیئے جائیں گے بشرطیکہ اس دفعہ کے تحت ملازم کی کل جمع شدہ چھٹیاں تیس ہوجائیں تو اسے مزید چھٹیاں جمع کرنے کی اجازت نہ ہوگی؛ اور

(ب) مالک اس کی درخواست پر نا حاصل کردہ چھٹیوں کے بدلے ان چھٹیوں کے لئے پوری تنخواہ دے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) میں ملازم کی مسلسل ملازمت کے دورانیئے کا حساب لگانے میں اس دفعہ یا دفعہ ۱۶، ۱۷ کے تحت دورانیہ جس میں وہ رخصت پر ہو بھی شامل ہوگا۔

۱۶۔ رخصت اتفاقیہ اور طبی رخصت۔۔۔

(۱) ہر ملازم سال میں دس رخصت اتفاقیہ کا پوری تنخواہ کے ساتھ حقدار ہوگا ایسی رخصت عموماً بیک وقت تین سے زیادہ نہیں دی جائیں گی اور جمع بھی نہ ہوگی۔

(۲) ہر ملازم ہر سال کل آٹھ دنوں کے لئے پوری تنخواہ کے ساتھ طبی رخصت کا حقدار ہوگا۔ یہ رخصت اگر ملازم حاصل نہ کرے تو آگے بڑھتی جائیں گی۔ لیکن یہ رخصت ایک ساتھ سولہ دن سے زیادہ حاصل نہیں کی جاسکے گی۔

۱۷۔ تہواروں کی چھٹیاں۔۔۔

ہر ملازم کو ان تمام تہواری چھٹیوں کی تنخواہ کے ساتھ اجازت ہوگی جن کا حکومت بطور تہواری چھٹیاں اعلان کرے۔ ان تہواری چھٹیوں کے دنوں اور تواریخ کے بارے میں مالک ملازمین کو سال کے شروع میں آگاہ کرے گا۔

۱۸۔ رخصت یا چھٹی کے دوران تنخواہیں۔۔۔

(۱) اس قانون کے دفعات ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ کے تحت رخصت یا تعطیل جس کی ملازم کو اجازت ہوتی ہے، کی نسبت گزشتہ تین مہینوں میں کمائی ہوئی تنخواہ کی اوسط شرح سے تنخواہ دی جائے گی۔

(۲) ملازم جس کو دفعہ ۱۵ کے تحت کسی بھی عرصہ کے لئے بالغ ملازم کی صورت میں چار اور نوجوان کی صورت میں پانچ سے کم نہ ہوں کی اجازت دی گئی ہو اس رخصت شروع ہونے سے پہلے رخصت کے دورانیے کی تنخواہ دی جائے گی۔

۱۹۔ دفعات ۱۵، ۱۶ اور ۱۸ کا اطلاق بعض اداروں پر نہیں ہوگا۔۔۔

دفعات ۱۵، ۱۶ اور ۱۸ کا اطلاق ان تجارتی اداروں پر نہیں ہوگا جو دس سے کم ملازمین ملازمت پر رکھتے ہوں۔

۲۰۔ اختتام ملازمت۔۔۔

(۱) مستقل ملازم کی ملازمت ختم کرنے کے لئے مالک یا ملازم کو ایک ماہ کا نوٹس دیا جائے گا اور نوٹس کے بدلے گزشتہ تین ماہ میں کمائی ہوئی تنخواہ کی اوسط شرح سے ایک ماہ کی تنخواہ ادا یا ضبط (جو بھی ہو) کی جائے گی۔

(۲) کوئی بھی عارضی ملازم خواہ ماہانہ، ہفتہ وار یا روزانہ بنیاد پر ہوں اور مبتدی کسی نوٹس یا اس کے بدلے تنخواہ کا حقدار نہ ہوگا اگر اس کی ملازمت ختم کی جائے۔ لیکن عارضی ملازم کی ملازمت بطور سزا ختم نہیں کی جائے گی جب تک اسے لگائے گئے الزامات کی نسبت موقع سماعت نہ دیا گیا ہو۔

۲۱۔ بچوں کی ملازمت پر ممانعت۔۔۔

کسی بھی بچے کو ادارے میں کام کرنے کی ضرورت یا اجازت نہ ہوگی۔

۲۲۔ معاہدہ۔۔۔

کوئی بھی معاہدہ یا راضی نامہ جو اس قانون سے پہلے یا بعد میں کیا گیا ہو جس پر ملازم اس قانون کے تحت دیئے گئے حق کو ترک کرے، اسے حق سے محروم کرنے کی حد تک باطل ہوگا۔

۲۳۔ مشینری کا تحفظ۔۔۔

ہر ادارے میں میکانی یا بجلی سے چلنے والی مشینوں کی مروجہ طریقے سے حفاظت کی جائے گی۔

۲۴۔ ریکارڈ اور رجسٹر محفوظ کرنا۔۔۔

ہر مالک اس قانون کے مقصد کے لئے ایسا ریکارڈ اور رجسٹر اور معلومات محفوظ کرے گا جو مختص کردہ ہو۔

۲۵۔ ادارے کا اندراج اور اندراج کی فیس۔۔۔

(۱) ہر ادارہ ماسوائے ایک بندے پر مشتمل دکان کے جسکی یہاں بعد میں تعریف کی گئی ہے اور فیکٹریاں جو فیکٹری کی حدود میں کلرک عملہ تعینات کرتا ہے، کا اندراج اس علاقے کے ڈپٹی چیف انسپکٹر کے ساتھ کیا جائے گا جس علاقے میں ادارہ واقع ہو۔

(۲) مالک ادارے کے اندارج کی درخواست فارم "الف" اور بشمول چالان خزانہ بروئے اندراج فیس بابت متعلقہ عنوان اکاونٹ دائر کرے گا۔

وضاحت۔۔اس قانون کے مقصد کے لئے "ایک بندے پر مشتمل دکان" سے مراد وہ دکان ہے جو مالک خود یا اس کے خاندان کا کوئی فرد بغیر ملازم کے چلاتا ہو۔

(۳) درخواست اور ذیلی دفعہ (۲) میں مختص اندراجی فیس کی وصولی پر اور درخواست کی درستگی سے مطمئن ہونے پر ڈپٹی چیف انسپکٹر ادارے کو فارم "ب" میں وضع کردہ رجسٹر برائے ادارہ میں درج کرے گا اور مالک کو فارم "ت" میں اندراجی سند جاری کرے گا۔

(۴) مالک اندراجی سند کو نمایاں جگہ پر آویزاں کرے گا اور اس کی سالانہ مختص فیس کے ساتھ تجدید کرے گا۔

۲۶۔ چیف انسپکٹر، ڈپٹی چیف انسپکٹر اور انسپکٹرز کی تعیناتی۔۔۔

(۱) حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ درج ذیل کو تعینات کرے گا؛

(ا) دکانات کا چیف انسپکٹر پورے صوبہ خیبر پختونخوا کے لئے،

(ب) اعلامیہ میں دیئے گئے علاقوں کے لئے دکانوں کا ڈپٹی چیف انسپکٹر،

(ج) اس قانون کے مقصد کے لئے دکانوں کے چیف انسپکٹر کا متعین کردہ علاقوں کے لئے ایسے افراد یا ان کا کوئی درجہ بطور انسپکٹر جو وہ مناسب سمجھے۔

(۲) دکانات کا چیف انسپکٹر اور ڈپٹی چیف انسپکٹر؛

(ا) ذیلی دفعہ (ا) کے شق "ج" کے تحت تعینات کردہ انسپکٹر کے کام کی دیئے گئے طریقہ سے نگرانی کریں گے۔

(ب) انسپکٹر کے سارے یا کوئی بھی اختیارات استعمال کریں گے۔

(۳) ذیلی دفعہ (ا) کے تحت تعینات شدہ چیف انسپکٹر، ڈپٹی چیف انسپکٹر اور انسپکٹر تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ کے دفعہ ۲۱ کے معنی میں سرکاری ملازم تصور ہوگا۔

۲۷۔ انسپکٹر کے اختیارات۔۔۔

دفعہ ۲۶ کے تحت تعینات کردہ انسپکٹر اس قانون کے مقصد کے لئے اور ان حدود میں جن کے لئے اس تعینات کیا گیا ہے مناسب اوقات میں ایسے معاونان کے ساتھ کسی بھی جگہ میں داخل ہو سکتا ہے جو سرکاری ملازمین ہوں، جس کے متعلق اس ادارے کا گمان ہو۔ اور اس جگہ، مختص ریکارڈ، رجسٹر یا اس میں محفوظ دستاویزات کا جائزہ لے سکتے ہیں اور کسی بھی ریکارڈ، رجسٹر اور دوسرے دستاویزات کی وضاحت طلب کر سکتے ہیں اور اس قانون کے مقصد کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھا سکتے ہیں۔

۲۸۔ جرمانے۔۔۔

(ا) اگر کوئی مالک دھوکہ دینے کی غرض سے اس قانون کے تحت یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت کوئی رجسٹر، ریکارڈ یا نوٹس میں کوئی اندراج کرتا یا کرواتا یا بنانے کی اجازت دیتا ہے یا جان بوجھ کر اس کے تحت رجسٹر، ریکارڈ یا نوٹس میں کیے جانے والے اندراج کو ترک کرتا ہے اور کرنے کی اجازت دیتا ہے یا دفتری نقل کے علاوہ ایک سے زیادہ رجسٹر یا ریکارڈ یا نوٹس برقرار رکھتا ہے۔ اس قانون کے یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت رکھنے والے بیان، معلومات یا نوٹس انسپکٹر کو بھیجتا ہے، بھجواتا یا بھجوانے کی اجازت دیتا ہے اور جو اس کے علم کے مطابق ضروری نقاط میں غلط ہوں، ثابت ہونے پر دو ہزار سے دس ہزار تک کا جرمانہ لگایا جائے گا۔

(۲) جو کوئی بھی اس قانون کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرتا ہے

سے پہلی بار جرم کرنے کی صورت میں دو ہزار سے دس ہزار تک جرمانہ کیا جائے گا اور دوسری مرتبہ جرم یا اس کے بعد کبھی بھی جرم کرنے پر بیس ہزار روپے تک جرمانہ یا ایک ماہ تک کی قید یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

۲۹۔ طریقہ کار۔۔۔

(۱) اس قانون یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت کوئی مقدمہ بغیر انسپکٹر یا حکومت کا اس ضمن میں خصوصی ذی اختیار آفسر یا مقتدر کے ماقبل اجازت کے شروع نہیں کیا جائے گا۔

(۲) خیبر پختونخوا انڈسٹریل ریلیشن ایکٹ ۲۰۱۰ (خیبر پختونخوا کا سال ۲۰۱۰ کا قانون نمبر ۱۶) کے تحت بنائے گئے عدالت مزدوراں کے علاوہ کوئی دوسری عدالت اس قانون کے تحت جرم پر مقدمہ نہیں چلائے گی۔

۳۰۔ انسپکٹر کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کی سزا۔۔۔

جو کوئی انسپکٹر کا دفعہ ۲۷ کے تحت اختیارات استعمال کرنے میں رکاوٹ پیدا کرے، یا اس قانون یا قواعد کے تحت اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے اور انسپکٹر کے طلب شدہ کوئی رجسٹر یا کوئی دستاویز مہیا کرنے میں ناکام ہو، یا کسی مزدور کو انسپکٹر کے سامنے تفتیش کے لئے پیش ہونے سے چھپانا یا روکتا ہو، پانچ ہزار روپے سے بیس ہزار روپے تک جرمانے کا مستوجب سزا ہوگا اور اگر دوبارہ اس جرم کا مرتکب پایا گیا سات دن سے ایک ماہ تک کی قید، یا پچاس ہزار تک جرمانہ یا دونوں کا مستوجب سزا ہوگا۔

۳۱۔ مقدمہ کا عرصہ تحدید۔۔۔

کوئی بھی عدالت اس قانون یا قواعد کے تحت مستوجب سزا جرم پر کاروائی نہیں کرے گی جب تک انسپکٹر کو جرم ہونے کے علم ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر شکایت نہ کرے۔

۳۲۔ نقصان یا سزا کی حفاظت۔۔۔

اس قانون یا قواعد کے تحت کسی بھی شخص کے نیک نیتی سے کیے گئے کام کے خلاف کوئی دعوی، مقدمہ یا قانونی کاروائی نہیں کی جائے گی۔

۳۳۔ تفویض اختیارات۔۔۔

حکومت سرکاری جریدہ میں اعلامیہ کے ذریعے اس قانون یا قواعد کے تحت اپنے تمام یا کچھ اختیارات اپنے کسی ماتحت مقتدر یا ایجنسی کو تفویض کرسکتی ہے جیسا وہ مناسب سمجھے۔

۳۴۔ قواعد بنانے کا اختیار۔۔۔

حکومت اس قانون کا مقصد پورا کرنے کے لیئے سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ قواعد وضع کرے گی۔

۳۵۔ بعض حقوق اور مراعات کی حفاظت۔۔۔

اس قانون میں موجود کچھ بھی ملازم کے حقوق یا مراعات پر اثر انداز نہ ہوگی جس کا اس قانون کے نفاذ کے وقت پہلے سے نافذ قانون یا ایوارڈ، معاہدہ، بندوبست، میثاق، رسم ورواج کے تحت حقدار ہو۔ اور جو اس کے حق میں اس قانون کے حقوق ومراعات سے اس کے لئے زیادہ موزوں ہو۔

۳۶۔ امتیازیت کے خلاف حفاظت اور خواتین مزدوروں کی نسبت خصوصی اقدامات۔۔۔

(۱) اس قانون کے عمل درآمد میں جنس، مذہب، فرقہ، رنگ، زات، نسل، مذہبی پس منظر اور سیاسی الحاق کی بنیاد پر کسی قسم کی امتیاز نہیں برتی جائے گی۔

(۲) ہر کاروباری اور تجارتی ادارہ جو پانچ یا ذیادہ خواتین مزدوروں کو کام پر رکھے ایسی خواتین کے لئے الگ غسل خانہ اور سہولت مہیا کرے گے جہاں وہ اپنے چھوٹے اور کمزور بچوں کی دیکھ بال کرسکیں۔

۳۷۔ رکاوٹیں دور کرنا۔۔۔

اگر اس قانون پر عمل درآمد کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش آئے تو حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ رکاوٹیں دور کرنے کے لئے ایسے احکامات جاری کرے گی جو ضروری ہوں اور جو اس قانون کے کسی شق سے متصادم نہ ہوں۔

۳۸۔ تنسیخ اور حفاظت۔۔۔

(۱) مغربی پاکستان دکانیں اور اداروں کا آرڈیننس، ۱۹۶۹ء مغربی پاکستان (سال ۱۹۶۹ء کا آرڈیننس نمبر ۸) صوبہ میں عمل درآمد کی حد تک منسوخ شد۔

(۲) مزکورہ صدر تنسیخ کے باوجود، جو کچھ بھی کیا گیا ہو، کاروائی کی گئی ہو قواعد بنائے گئے ہوں، اور مزکورہ صدر آرڈیننس اعلامیہ یا حکم جاری شدہ ہوں، جہاں تک اس قانون سے متصادم نہ ہوں اس قانون کے تحت کئے گئے، کاروائی کی گئی، بنائے یا جاری شدہ تصور ہوں گے اور اسی طرح قابل عمل ہوں گے۔

(۳) منسوخ آرڈیننس کو حوالہ دینے والا کوئی دستاویز اس قانون کے مشانہ شق کو تعبیر کیا جائے گا۔

مقاصد اور وجوہات کا بیان

صوبہ خیبر پختونخوا میں دکانوں، تجارتی اداروں، صنعتی اداروں اور دیگر اداروں میں کام پر رکھے گئے اشخاص کے اوقات اور حالات کار اور روزگار سے متعلق اور اس سے معاون امور سے متعلق قانون مہیا کرنے کی خواہش کیساتھ یہ قانون پاس کیا گیا کیونکہ ان امور سے متعلق قانون آئین (آٹھویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء کے تحت صوبوں کو سپرد کی گئی ہے۔

منسٹر انچارج

تصدیق کی جاتی ہے کہ خیبر پختونخوا دکانوں اور اداروں کا بل ۲۰۱۵ء صوبائی اسمبلی میں نشست منعقدہ مورخہ ۴ مئی ۲۰۱۵ء کو پاس کیا گیا اور مزید تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ ایک پیسہ بل ہے۔

(اسد قیصر)

اسپیکر

صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا۔

جدول

[دفعہ ۲(م) دفعہ ۲۴ کے ساتھ دیکھیں]

فارم "الف"

درخواست فارم

۱۔ ادارے کا نام اگر کوئی ہو۔

۲۔ ادارے کا ڈاک کا پتہ بمعہ رابطہ نمبر۔

۳۔ مالک کا پورا نام (بشمول ولدیت) اور شناختی کارڈ نمبر اور رابطہ نمبر۔

۴۔ مینیجر کا پورا نام اگر کوئی ہو (بشمول ولدیت)اور شناختی کارڈ نمبر اور رابطہ نمبر۔

۵۔ ادارے کا درجہ جیسا کہ، دکان، صنعتی ادارہ، تجارتی ادارہ، رہائشی ہوٹل، ریسٹورنٹ، طعام گھر، تھیٹر یا عوام کی خوشی یا تفریح کی دوسری جگہ۔

۶۔ اہلکاروں کی کل تعداد (آدمیوں، عورتوں اور جوان افراد (اگر ہوں) کی تعداد الگ بتائیں۔

۷۔ تاریخ جس سے ادارے نے کام کرنا شروع کیا۔

۸۔ میں حلفا بیان کرتا ہوں کہ جملہ کوائف میرے علم کے مطابق درست ہیں۔

المرقوم۔ مالک کا دستخط

نوٹ۔ یہ بیان متعلقہ علاقے کے ڈپٹی چیف انسپکٹر کو بمعہ فیس مندرجہ خیبر پختونخوا دکانوں اور اداروں کا قانون ۲۰۱۵ کے دفعہ ۲۵ ذیلی دفعہ (۲) ، کو بھجوایا جائے گا۔

فارم۔ ''ب''

(ادارے کا اندراج)

ادارے کا درجہ---------------------------------------

۱	سلسلہ نمبر
۲	اندراجی سند کا نمبر
۳	مینیجر کا نام، اگر ہو
۴	مالک کا نام
۵	ادارے کا ڈاک کا پتہ
۶	ادارے کا نام
۷	کاروبار کا نام
	مالک کے خاندان کے ارکان یا تعداد
۸	مرد
۹	عورت
۱۰	جوان افراد
۱۱	مینیجری کے عہدوں پر فائز افراد اور بصیغہ راز حیثیت سے تعینات افراد کی تعداد
	اہلکاروں کی کل تعداد
۱۲	بالغ
	مرد
	عورت
۱۳	جوان افراد
	مرد
	عورت

۱۴ معائینہ کی تاریخ

۱۵ اندراج کی تاریخ

۱۶ تجدید کی تاریخ

فارم۔ ''ج''

(اندراجی سند)

ادارے کا نام، اگر ہو---

مالک کا نام اور ولدیت---

مینیجر کا نام اور ولدیت---

ادارے کا ڈاک کا پتہ بمعہ رابطہ نمبر--------------------------------------

اندراجی نمبر---

تصدیق کی جاتی ہے یہاں پر متذکرہ ادارے کا بطور------------------------خیبر پختونخوا دکانوں، اور اداروں کے اندراج کے قانون ۲۰۱۵ء کے تحت مورخہ----------------کو اندراج کیا جاتا ہے۔

ڈپٹی چیف انسپکٹر دکانات

(متعلقہ علاقہ)

تجدید

تاریخ تجدید	سے	تک	دستخط و مہر ڈپٹی چیف انسپکٹر دکانات
۱. --------------			
۲. --------------			
۳. --------------			
۴. --------------			
.			
.			
.			
.			

ادارے کا درجہ درج کریں۔